## سوال

(1050)سونے کے ساتھ ہیرے اور جواہرات کی خرید وفروخت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض سونے کے بیوپاری اس طرح کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنا سونا لے کر دوسرے تاجر کے پاس جاتا ہے، یہ اس کو اپنا خالص سونا دیتا ہے اور وہ اسے اپنا سونا دیتا ہے، جس میں بعض ہیرے جواہرات نگینے وغیرہ جڑے ہوتے ہیں۔ دکاندار سونے کے جواہرات کے بدلے برابر کا سونا ہی لیتا ہے، پھر اس کی بنوائی کی قیمت مزید وصول کرتا ہے۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ لین دین حرام ہے کیونکہ اس میں سود ہے۔ اس کی دو وجہ ہیں جیسے کہ سائل نے بتایا:

1۔ سونا زیادہ وصول کرنا کہ وہ اپنے پتھروں اور نگینوں کے بدلے وصول کرتا ہے۔ یہ بالکل وہی ہے جو حدیث قلادہ میں آیا ہے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے ایک ہار خریدا، اس میں سونا اور کچھ منکے تھے، وہ انہوں نے بارہ دینار میں خریدا، پھر اسے کھولا تو اس میں سونا زیادہ نکلا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کھولے بغیر نہیں بیچنا چاہئے تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب بیع القلادة فیھا خرز وذھب، حدیث: 1591۔ سنن ابی داود(3352)وسنن الترمذی، کتاب البیوع، باب شراء القلادة وفیھا ذھب وخرز، حدیث: 1255وسنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع القلادة فیھا الخرز والذھب بالذھب، حدیث: 4573۔)

2۔ بنوائی کی قیمت وصول کرنا۔ صحیح یہ ہے کہ اس میں بنوائی کی قیمت کا اضافہ کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ اگرچہ آدمی کی ہے مگر اس میں سودی اضافہ ہے، جو اس وصف سے مشابہ ہے جو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صاع نکمی کھجور کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجور لینے سے منع فرمایا تھا۔ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الخلط من التمر، حدیث: 2080وسنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الصرف وما لا یجوز متفاضلا یدا بید، حدیث: 2256وسنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع التمر بالتمر متفاضلا، حدیث: 4554۔) مسلمان کو سود سے بچنا واجب ہے اور اس سے دور رہنا چاہئے کیونکہ یہ ایک بڑا گناہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا**

**صفحہ نمبر 736**

محدث فتویٰ